

## یوپیلٹی سٹورز، ایک دلاسا، ایک جهانسہ

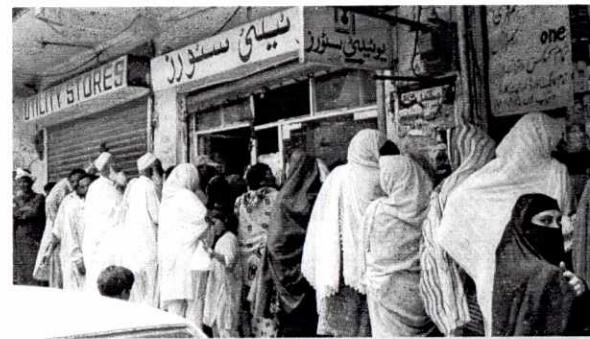
کے مطابق اپنی ڈیٹل فہرست تیاری کے مرحلے میں ہے اور سروس فراہم نہیں کی جاسکتی۔

کار پوریشن کی ایک لسٹ ان کی ویب سائٹ پر موجود ہے جو یوپیلٹی سٹورز کی تعداد 353 (تادم تحریر، 28 جون) بتاتی ہے۔ فہرست میں بعض سٹورز کے آگے بند کے الفاظ موجود ہیں۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق اس وقت پاکستان میں 15 کروڑ 39 لاکھ 60 ہزار کے قریب افراد بنتے ہیں اور ملک میں خاندانوں کی تعداد 2 کروڑ ہے۔ اگر یوپیلٹی سٹورز کی موجودہ تعداد کو تمام خاندانوں کی ضروریات پوری کرنی پڑیں تو ہر سٹور کے حصے میں 657، 56 خاندان آتے ہیں یعنی اگر ان خاندانوں کا صرف ایک فرد بھی سٹور پر سودا سلف خریدنے آئے تو ہر سٹور کے باہر 28 کلومیٹر لمبی انسانی قطار بن جائے گی۔ اس کا مطلب ہے کہ ایک شہر کے سٹور کے باہر لگی قطار کسی دوسرے شہر میں جا کر بھی ختم ہو سکتی ہے۔ اگر سٹورز آٹھ گھنٹے کام کریں تو سٹور کی پرسز کو ہر منٹ میں 118 گاہوں سے نمٹنا پڑے گا۔ اگر ہم حکومتی دعوے کو درست تسلیم کرتے ہوئے سٹورز کی تعداد 560 بھی ماں لیں تو بھی قطار کی لمبائی 17 کلومیٹر ہو گی۔

ظاہر ہے کہ حقیقت میں ایسا ہونا ممکن ہے تو کیا حکومت کو اس بات کا احساس نہیں تھا کہ رعایتی نرخوں (سبسٹی) پر اشیاء صرف کی فراہمی کا منصوبہ صارفین کے لیے کتنی بڑی مصیبت بن سکتا ہے؟

تمام صارفین کو تو ایک طرف چھوڑیں یوپیلٹی سٹورز تو ان افراد کی ضروریات پوری کرنے کے بھی اہل نہیں جنہیں سرکاری طور پر غریب گناہ اور مانا جاتا ہے۔

تازہ ترین سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ملک کی 23.9 فیصد آبادی خط غربت سے نیچے زندگی بسر کرنے پر مجبور ہے جس کا سادہ سامنے ہے کہ اس وقت ملک میں 3 کروڑ 67 لاکھ 80 ہزار افراد غریب ہیں جن کے خاندانوں کی کل تعداد 50 لاکھ کے قریب بنتی ہے۔ یہ غریب شہری رعایتی نرخوں پر اشیاء کی اس دستیابی کے سب سے زیادہ مستحق ہیں جن کا



چوگنی نمبر 22 روپنڈی کے ایک یوپیلٹی سٹور کے باہر خواتین چینی کے حصول کے لیے قطار ہائے اپنی باری کی منتظر ہیں۔

کیا کوئی روپنڈی کچھری سے لیکر جیٹی روڈ پر مندرہ تک انسانوں کی لمبی قطار کا تصور کر سکتا ہے؟ اگر پاکستان کے شہر یوں کو روزمرہ اشیاء صرف کے حصول کے لیے یوپیلٹی سٹورز پر انجام دار کرنا پڑے تو ہر موجود سٹور کے باہر صارفین 28 کلومیٹر بیجی قطار میں اپنی باری کے انتظار پر مجبور ہوں گے۔ حکومت نے حالیہ بجٹ کے کھیل میں یوپیلٹی سٹورز کو نو تپ کے پتے کے طور پر استعمال کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا کہ حکومتی سرپرستی میں چلنے والے سٹورز کی اس زنجیر کے ذریعے غریبوں کو رعایتی نرخوں پر ضروری اشیاء صرف فراہم کی جائیں گی۔ تاہم حکومت کا یہ دعویٰ غریبوں کے ساتھ ایک ٹکین مذاق سے کم نہیں کیونکہ اس وقت ملک میں اتنی کم تعداد میں یوپیلٹی سٹورز ہیں جو حکومت کے اس خوش کن مقصد کو کسی بھی طور پر ادا کرنے کی استعداد ہرگز نہیں رکھتے۔

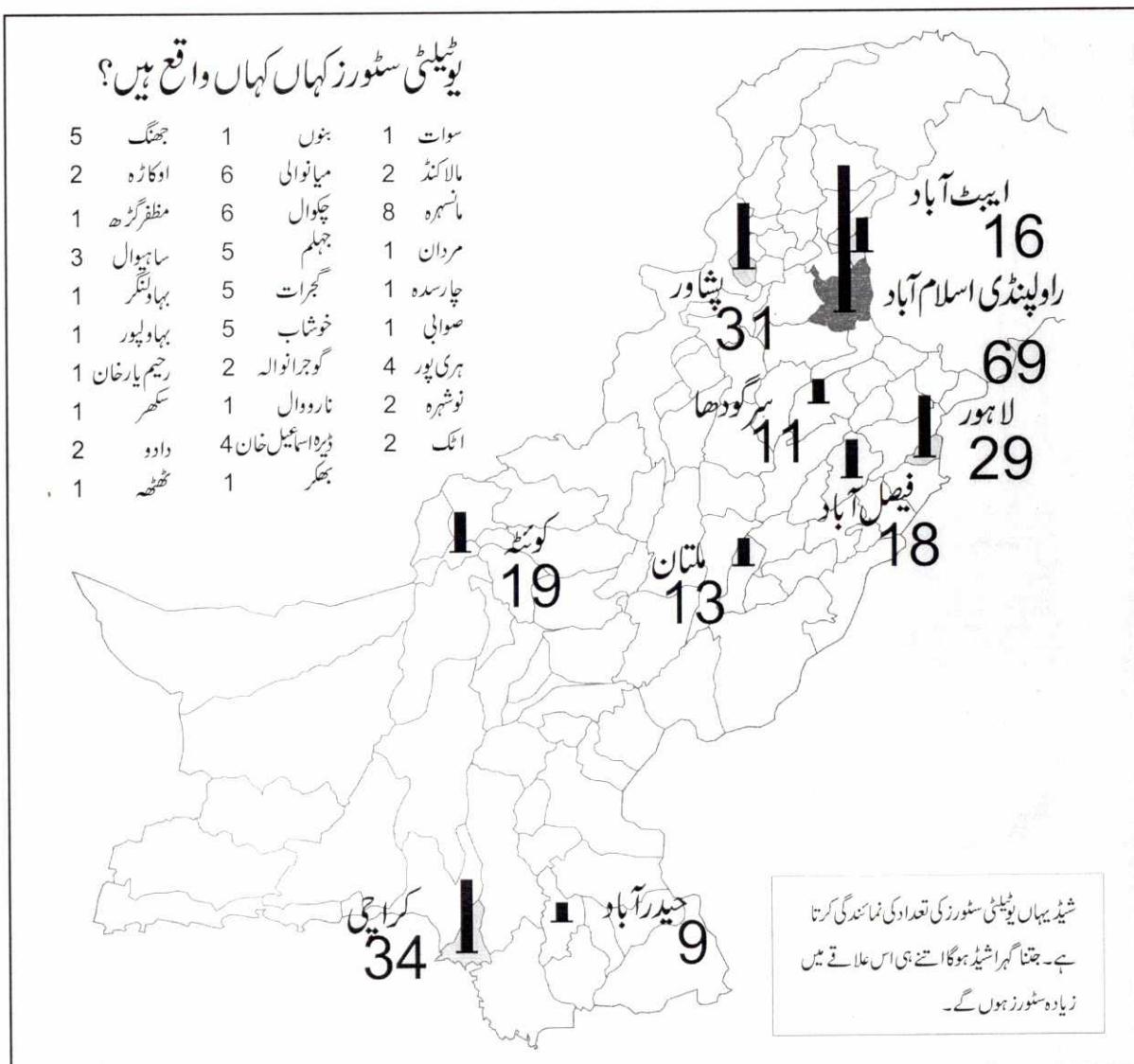
حکومتی دعووں کے مطابق اس وقت ملک میں 560 کے قریب یوپیلٹی سٹورز موجود ہیں جو چھوٹے بڑے شہروں اور دور دراز کے دیہی علاقوں تک میں کام کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ ترجیحی بنیادوں پر مزید 100 سٹور آئندہ چند ہفتوں میں کھولے جارہے ہیں۔ لیکن یوپیلٹی سٹورز کا رپوریشن ان 560 سٹورز کی فہرست فراہم نہیں کرتی۔ دی نیٹ ورک کی جانب سے کارپوریشن کے اعلیٰ حکام کو تحریری و زبانی درخواستوں کے باوجود فہرست فراہم نہیں کی گئی۔ کارپوریشن حکام

صفحہ: 2/7

سٹور کیپر ز کو ہر منٹ میں 30 غریب گاہوں کو نیچنا ہو گا جو سٹور کے باہر اگر اس وقت کام کر رہے ہیں یوپیٹی سٹورز کو پاکستان کے صرف غریبوں کو 7 کلو میٹر لمبی قطار بنائے کھڑے ہوں گے۔ اگر ہم یوپیٹی سٹورز کی اشیاء کے صرف فراہم کرنی پڑیں تو ہر سٹور کو 164 خاندانوں کے استعداد کار کو چیخنے بھی کریں تب بھی ان کی تعداد ہی یہ ثابت کرنے کے نمائندہ ایک فرد کو اشیاء فراہم کرنا پڑیں گی جس کا مطلب ہے کہ لیے کافی ہے کہ اتنے کم یوپیٹی سٹورز ہرگز کافی نہیں ہیں۔

## یوپیٹی سٹورز کی 'سیاسی' تقسیم:

اس وقت ملک میں قائم کل یوپیٹی سٹورز میں سے نصف سے بھی زائد (51.5 فیصد) پانچ دارالخلافوں یعنی اسلام آباد، لاہور، کراچی، پشاور اور کوئٹہ میں کام کر رہے ہیں۔ ان سٹورز کے قیام کے لیے علاقوں کا انتخاب انتہائی غیر منصفانہ ہے اور زیادہ تر علاقوں میں سٹورز کی تقسیم آبادی کے اعتبار سے نہیں کی گئی۔ کچھ علاقوں میں غیر ضروری طور پر بہت زیادہ سٹورز کھولے گئے ہیں اور کچھ علاقوں کو برے طریقے سے نظر انداز کیا گیا ہے۔ راولپنڈی اسلام آباد میں 353 میں سے 69 سٹور (19.5 فیصد) قائم ہیں جبکہ لاہور میں 29، کراچی میں 34، پشاور میں 31 اور کوئٹہ میں 19 سٹورز ہیں۔ یوں دکھائی دیتا



صفحہ: 3/7

ہے کہ سٹورز کی تعداد کسی بھی علاقے کے سیاسی مزاج سے براہ راست ربط رکھتی ہے۔ یہاں یا مردی پری سے خالی نہیں کہ پورے بلوچستان میں سوائے کوئی  
کے کہیں بھی یوپلٹی سٹور موجود نہیں۔

اس وقت ملک بھر میں 33 بڑے اضلاع اور شہر ایسے ہیں جہاں صرف ایک یا زیادہ سے زیادہ دو یوپلٹی سٹورز ہیں لیکن صوبہ پنجاب کے 14 اضلاع،  
سندھ کے 8، سرحد کے 9 اور آزاد کشمیر کے 2 اضلاع ایسے ہیں جہاں صرف ایک یا دو سٹورز موجود ہیں۔

ایک ناقابل یقین حقیقت یہ ہے کہ 166 اضلاع اور شہر ملک میں ایسے ہیں جہاں سرے سے کسی یوپلٹی سٹور کا وجود نہیں۔ یوں لگتا ہے کہ یوپلٹی  
سٹورز کی تقسیم میں سیاسی عناصر کا زیادہ عمل دخل ہے۔

اگر چہرست کے مطابق ایک چوتھائی سٹورز دیہیں ہیں مگر عملاً دیہات میں کوئی بھی یوپلٹی سٹور موجود نہیں ہے بلکہ چھوٹے شہروں اور قصبوں میں موجود ان  
یوپلٹی سٹورز کو دیہی اتصور کر لیا گیا ہے جہاں عامومی اندازے کے مطابق دیہی آبادی خریداری کے لیے زیادہ آتی ہے۔

## بہوت سٹورز: دی نیٹ ورک کے سروے کی رواداد



بنک روڈ مردان پر واقع یوپلٹی سٹورز دوپہر کے اوقات میں بند ہے۔

متوسط شہری طبقات کی آبادی ہے جبکہ صرف 8 فیصد سٹورز غربیوں میں  
بستیوں میں پائے گئے۔ (سروے کے نتائج کی ہندسیاتی رپورٹ صفحہ آخر  
پر ملاحظہ کریں)۔

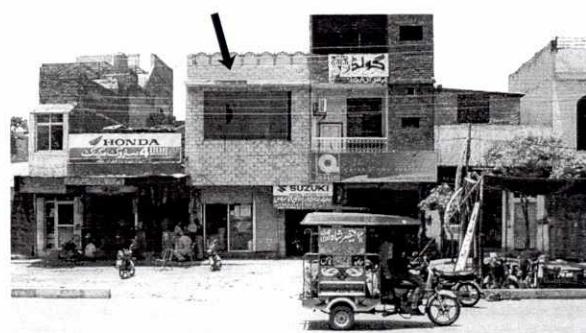
جون کے تیسرا ہفتہ میں کیے گئے اس سروے کے دوران یہ بات  
بھی سامنے آئی کہ 43 فیصد یوپلٹی سٹورز ایسے ہیں جو قدرے بہتر حالات  
میں ہیں جبکہ باقی سٹورز کی چھوٹی چھوٹی دکانوں سے مشاہدہ  
رکھتے ہیں۔ مزید برآں سٹور کے عملے نے اپنے ہی اوقات طے کر کے  
ہیں۔ دوپہر کے کھانے کا ایک گھنٹے سے لیکر تین گھنٹے کا وقفہ ہر سٹور پر  
مشابہہ کیا گیا۔

30 فیصد یوپلٹی سٹورز جن میں زیادہ تعداد چھوٹے شہروں کی تھی پر  
اشیاء صرف مناسب مقدار و تعداد میں موجود نہیں تھیں۔ چینی راولپنڈی  
اسلام آباد کے سٹورز چھوڑ کر تقریباً تمام سٹورز پر ایک دن کے وقٹے سے

ملک بھر میں قائم یوپلٹی سٹورز میں سے 12 فیصد صرف کاغذوں میں  
ہیں اور زمین پران کا وجود یا تو سرے سے نہیں یادت سے غائب ہو چکا  
ہے جبکہ یہ سٹورز کار پوریشن کی فہرست کے مطابق کام کر رہے ہیں۔ یہ  
بات دی نیٹ ورک کے ایک ملک گیر سردوں میں مناشف ہوئی جس میں  
وفاقی دار حکومت، صوبہ پنجاب اور صوبہ سرحد کے 16 شہروں میں قائم  
95 یوپلٹی سٹورز کا دورہ کیا گیا (ان 16 شہروں میں 3 بڑے شہر اور  
13 چھوٹے شہر شامل تھے)۔

سروے کے دوران بہت سے ایسے سٹورز بھی سامنے آئے جن پر بورڈ  
ہی موجود نہیں تھے اور بے نام دکانوں کی طرح اشیاء صرف بڑے بڑے  
لکڑی کے تختوں پر رکھی ہوئی تھیں۔

92 فیصد یوپلٹی سٹورز ایسے علاقوں میں قائم تھے جہاں بالائی اور



شala Marla ہور میں واقع یوپلٹی سٹور (دموٹر سائیکل و رکشا پوں کے درمیان والی دکان)  
بغیر کسی سائز بورڈ کے کام کر رہا ہے۔



The Network for Consumer Protection

40-A Ramzan Plaza, G-9/Markaz, Islamabad  
Ph: 051 226 1085, Fx: 051 226 2495; www.thenetwork.org.pk



یوپیٹی سٹور کا ایک ملازم امکن کے واحد سٹور پر دالوں کے پیکٹ تیار کر رہا ہے۔

یوپیٹی سٹور زپ پہنچتا ہے اور اپنے پہنچنے کے دو تین گھنٹوں کے اندر اندر ختم ہو جاتا ہے۔

یہ بھی مشاہدے میں آیا کہ سٹور شاف کے ارکان چھوٹی چھوٹی باتوں پر گاہکوں سے الجھتے ہیں جیسے شاپنگ بیگ کی فراہمی وغیرہ۔

چند گھنٹوں کے لیے فراہم کی جاتی تھی تاہم چاروں دالیں تمام یوپیٹی سٹورز پر مقررہ زخوں پر وافر مقدار میں موجود پائی گئیں۔

صارفین کو یوپیٹی سٹور سے چینی کے حصول کے لیے 7 روپے سے لیکر 500 روپے تک کی شاپنگ کرنا لازمی پائی گئی۔ سروے کے دوران 88 فیصد سٹورز ایسے پائے گئے جہاں 2 کلو چینی خریدنے کے لیے بھی دوسری چیزوں کے خریداری لازمی تھی تاہم چینی کی قیمتیں تمام سٹورز پر یکساں پائی گئیں۔

یوپیٹی سٹورز پر چینی کا محدود کوتا ہی فراہم کیا جاتا ہے جو سٹور کے علاقے کی نوعیت کے اعتبار سے 4000 گلوبگرام فی ہفتہ سے لیکر 12000 گلوبگرام تک ہو سکتا ہے۔ تاہم بڑے شہروں کے بعض سٹورز پر یہ کوتا دو گنا اور تین گنا بھی ہو سکتا ہے۔ چینی کا یہ ہفتہوار شاک ٹکلروں میں

## کیا حکومت ہاری جنگ جیت سکتی ہے؟

نجات دلا دے گی۔ سیاسی طور پر مہنگائی کا معاملہ ہمیشہ ان دونوں زیادہ اچھا لاجاتا ہے جب حکومت کسی مشکل میں ہو۔ موجودہ حکومت کو اس وقت کامیابی کی کہانیوں کی اشد ضرورت ہے تاکہ اسے 2007ء کی ایکشن مہم کے کاتباں تقریر کو خام مواد فراہم کرنے میں مشکل پیش نہ آئے۔

اگرچہ ہمارے ملک کے عام صارفین پچھلے کئی برسوں سے شدید مہنگائی کی لپیٹ میں ہیں مگر ماضی قریب میں آنے والے مہنگائی کے طوفان نے صارفین کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔ زیادہ تر اشیاء کی قیتوں میں مہنگائی کا کوئی واضح جواز بھی موجود نہیں۔ چینی اس کی واضح مثال ہے۔ منڈی کی کوئی منطق چینی کی قیتوں میں اسقدر اضافے کی کوئی وضاحت نہیں کر سکتی مگر حکومت طاقتور شوگر لارڈز کے آگے بے بس ہے۔

ماضی قریب کی مہنگائی منڈی کے کھلاڑیوں کی جانب سے اپنی اُس بے تحاش طاقت کا کھلا اظہار ہے جو ان کھلاڑیوں نے بدلتے ہوئے معاشی منظر نامے میں ڈی ریگولیشن، بر لائزنس اور پرائیویٹ ایئریشن کے طفیل حاصل کر رکھی ہے۔ موجودہ حکومت نیو بل معاشی ایجنسی پر

حکومت یہ توقع کر رہی ہے کہ یوپیٹی سٹورز کا روپریش اسے روزمرہ ضروریات کی اشیاء کی قیتوں میں روزمرہ اضافے کی گھناؤنے چکر سے



# CONSUMER REPORT

صفحہ: 5/7



مزدور لاہور کے ایک یونیٹی سٹور پر ڈرک سے جینی کی بوریاں اتار رہے ہیں۔

یونیٹی سٹور کوئی بھی مقصد پورا کرنے سے قاصر ہیں۔ وہ اکادمکا ہیں اور ان کی کوئی انتہائی غیر منصفانہ ہے۔ وہ غربیوں کو اشیائے صرف فراہم نہیں کرتے اور نیچے سے اوپر تک غیر مستعد ہیں۔ حکومت کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اس کا یونیٹی سٹور کا نعرہ محض ایک جھنسا ہے مگر کیا حکومت کے پاس کوئی اور راہ ہے؟ یہ منڈی کی مقدس طاقتوں پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت تو ہرگز نہیں کر سکتی مگر کیا یہ ایک مردہ گھوڑے پر سوار ہو کر 2007 کے ایکشن کی دوڑ جتنے میں کامیاب ہو سکے گی؟

نہایت خشوع و خضوع سے عمل پیرا ہے جس کا مقصد کھلی منڈی کو فروغ دینا ہے جس کے تحت منڈی پر ریاست کا کنٹرول ختم ہو جاتا ہے اور ہر چیز کا فیصلہ منڈی کی طاقتوں پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اب یہ جن بوتل سے باہر آچکا ہے۔ منڈی کی طاقتوں میدان میں ہیں، شرائط طے ہیں، ٹھیکے طے پاچکے ہیں، معابرے مہربند ہو چکے ہیں اور نتانج سامنے آ رہے ہیں۔ تاہم حکومت یہ سب کرنے سے قبل شاید بھول چکی تھی کہ اس کے اس طرح کے فیصلوں کے کچھ سیاسی عواقب بھی ہوں گے اور شاید یہ بھی بھول چکی تھی کہ عالمی طاقتوں کی جانب سے عطا کردہ تحفظ عارضی ہے اور اب حکومت کو دوڑ کا سامنا ہے۔ دوڑ جو اگرچہ کمزور اور غیر منظم ہے۔

حکومت نے اپنی کمزور پوزیشن کا احساس کرتے ہوئے یونیٹی سٹور کا پوریشن کو منہگائی کی آگ پر قابو پانے کے لیے مدعو کر لیا ہے یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے ایک جلتی ہوئی آگ کی بڑی بھٹی کو ایک گلاں پانی سے بھانے کی سعی ناکام کی جائے۔ کارپوریشن پہلے ہی ایک مردہ گھوڑا ہے جو کرپشن اور صارفین کے لیے اپنے غیر ہمدردانہ رویے کے حوالے سے مشہور ہے۔ اگر اس کارپوریشن کو بھی نیلامی کے ہتھوڑے کے نیچے رکھ دیا جائے تو اس ملک میں شاید کسی کو بھی حرمت نہیں ہوگی۔



## سروں کے نتائج

نتائج	کل سٹورز میں سے تجربہ کیا گیا	سروں کے سوالات
پائے گئے 84 نیس ملے 11	95	کیا سٹورز فہرست میں دیے گئے پتے موجود تھے؟
کھلے پائے گئے: 78 پہلی دفعہ وزٹ پر بند ملے: 06	84	کیا سٹورز وزٹ کے وقت کھلے تھے؟
بالائی طبقے کے علاقے میں: 15 درمیانی طبقے کے علاقے میں: 62 غیریب طبقے کے علاقے میں: 07	84	سٹور کیسے علاقے میں واقع تھے؟
اچھی: 36 بری: 35 بہت بری: 13	84	سٹورز کی ظاہری حالت کیسی تھی؟
اچھی: 13 نارمل: 33 بری: 38	84	گاہوں کی سٹورز کے بارے میں رائے
کافی: 60 ناکافی: 24	84	سٹورز میں ضروری اشیاء کے شاک کی کیا حالت تھی؟
دستیاب: 51 دستیاب نہیں: 33	84	کیا سٹورز پر چینی دستیاب تھی؟
0 روپے: 51 کوئی اور ریٹ: 27.50	51	سٹورز پر چینی کی فی کلوگرام قیمت کیا تھی؟
غیر مشروط دستیابی: 10 مشروط دستیابی: 41	51	کیا سٹورز پر چینی کے خریداری کے لیے اضافی اشیاء کی خریداری لازمی تھی؟
دستیاب: 81 چاروں کٹھی دستیاب نہیں: 03	84	سٹورز پر دالوں کی دستیابی کی کیا حالت تھی؟
مونگ: 01 ماش: 02 مسور: 00 چنا: 00	84	کتنے سٹورز پر کون کون سی دالیں دستیاب نہیں تھیں؟
مونگ 53 روپے: 83 ماش 58 روپے: 82 مسور 31 روپے: 84 چنا 30 روپے فی کلو: 84	84	سٹورز پر دالوں کی فی کلوگرام قیمت کیا تھی؟
اوقات مخصوص ہیں: 27 اوقات مخصوص نہیں ہیں: 57	84	کیا سٹورز پر رعائی نہ خواں والی اشیاء کی فراہمی کے لیے مخصوص اوقات مقرر تھے؟
قطاریں موجود: 40 قطاریں موجود نہیں: 44	84	کیا سٹورز پر صارفین کی قطاریں مشاہدہ کی گئیں؟
لبی: 22 بہت لبی: 06 کم لبی: 08 چھوٹی: 04	40	سٹورز پر کس قسم کی قطاریں دیکھی گئیں؟



## سُورز کی فہرست جن کا دورہ کیا گیا۔

- |  |   |
|--|---|
| <p>(1) یونیٹی سُورز میں بازار اکوڑہ خنک<br/>         (2) یونیٹی سُورز صدر بازار نو شہرہ کینٹ<br/>         (3) یونیٹی سُورز نزد سول ہسپتال نو شہرہ کلاں<br/>         (4) یونیٹی سُورز بیک روڈ مردان<br/>         (5) یونیٹی سُورز مردان روڈ صوابی<br/>         (6) یونیٹی سُورز سبزی منڈی اٹک<br/>         (7) یونیٹی سُورز پی اے ایف میک پشاور<br/>         (8) یونیٹی سُورز لیڈی رینگ ہسپتال پشاور<br/>         (9) یونیٹی سُورز لیاقت بازار پشاور<br/>         (10) یونیٹی سُورز ششی ٹاؤن پشاور<br/>         (11) یونیٹی سُورز بورڈ آف ائمیڈیٹ پشاور<br/>         (12) یونیٹی سُورز وارسک روڈ پشاور<br/>         (13) یونیٹی سُورز زرعی یونیورسٹی پشاور<br/>         (14) یونیٹی سُورز سرکی گیٹ پشاور<br/>         (15) یونیٹی سُورز اسلامیہ روڈ پشاور<br/>         (16) یونیٹی سُورز خیر روڈ پشاور<br/>         (17) یونیٹی سُورز ڈی کینٹ ایمیڈیٹ پشاور<br/>         (18) یونیٹی سُورز فاریسٹ کالونی پشاور<br/>         (19) یونیٹی سُورز ڈگری گیٹ پشاور<br/>         (20) یونیٹی سُورز ابردہ چوک پشاور<br/>         (21) یونیٹی سُورز حیات آباد پشاور<br/>         (22) یونیٹی سُورز گلہار پشاور<br/>         (23) یونیٹی سُورز ٹاؤن چوک پشاور<br/>         (24) یونیٹی سُورز ٹاؤن چوک پشاور<br/>         (25) یونیٹی سُورز رنگ روڈ پشاور<br/>         (26) یونیٹی سُورز واپڈ اکا لونی پشاور<br/>         (27) یونیٹی سُورز حیات آباد نیشنل پشاور<br/>         (28) یونیٹی سُورز افتخار کالونی اولیوں پشاور<br/>         (29) یونیٹی سُورز چکالا سیم     اولیوں پشاور<br/>         (30) یونیٹی سُورز غریب آباد اولیوں پشاور<br/>         (31) یونیٹی سُورز ٹیپور روڈ اولیوں پشاور<br/>         (32) یونیٹی سُورز کمپنی چوک راوی پندی</p> | <p>(33) یونیٹی سُورز کھتر روڈ راوی پندی<br/>         (34) یونیٹی سُورز گلزار قائد راوی پندی<br/>         (35) یونیٹی سُورز کری روڈ راوی پندی<br/>         (36) یونیٹی سُورز مسلم ٹاؤن راوی پندی<br/>         (37) یونیٹی سُورز چاندنی چوک راوی پندی<br/>         (38) یونیٹی سُورز سید پور روڈ راوی پندی<br/>         (39) یونیٹی سُورز نیو کٹاریاں راوی پندی<br/>         (40) یونیٹی سُورز 502 ورکشپ راوی پندی<br/>         (41) یونیٹی سُورز چوگنی نمبر 22 راوی پندی<br/>         (42) یونیٹی سُورز جہنم آپچی راوی پندی<br/>         (43) یونیٹی سُورز مصیریاں روڈ راوی پندی<br/>         (44) یونیٹی سُورز ہمک ماؤنٹ ٹاؤن اسلام آباد<br/>         (45) یونیٹی سُورز سپر مارکیٹ اسلام آباد<br/>         (46) یونیٹی سُورز اینٹی کالونی اسلام آباد<br/>         (47) یونیٹی سُورز قائد عظیم یونیورسٹی اسلام آباد<br/>         (48) یونیٹی سُورز کیفے ارم اسلام آباد<br/>         (49) یونیٹی سُورز ایوب مارکیٹ اسلام آباد<br/>         (50) یونیٹی سُورز جی 2-7 اسلام آباد<br/>         (51) یونیٹی سُورز جی 10 مرکز اسلام آباد<br/>         (52) یونیٹی سُورز آئی 10 مرکز اسلام آباد<br/>         (53) یونیٹی سُورز کراچی کمپنی اسلام آباد<br/>         (54) یونیٹی سُورز بہارہ کوہ اسلام آباد<br/>         (55) یونیٹی سُورز سہالہ اسلام آباد<br/>         (56) یونیٹی سُورز HNI اسلام آباد<br/>         (57) یونیٹی سُورز کیلوری گروہ ٹاؤن لاہور<br/>         (58) یونیٹی سُورز اے جی آفس لاہور<br/>         (59) یونیٹی سُورز کی ٹھنڈی لاہور<br/>         (60) یونیٹی سُورز باجوہ سمندر لاہور<br/>         (61) یونیٹی سُورز والٹن روڈ لاہور<br/>         (62) یونیٹی سُورز واپڈ اٹاؤن لاہور<br/>         (63) یونیٹی سُورز نیو مسلم ٹاؤن لاہور<br/>         (64) یونیٹی سُورز علامہ اقبال ٹاؤن لاہور</p> |
|--|---|

For more information please contact  
 Rasheed Chaudhry  
 Media Coordinator  
 TheNetwork for Consumer Protection  
 in Pakistan  
 Mobile: 0321 501 7355

To download English and Urdu text and  
 graphics, please, visit  
[www.thenetwork.org.pk/cr.htm](http://www.thenetwork.org.pk/cr.htm)



**The Network for Consumer Protection**

40-A Ramzan Plaza, G-9/Markaz, Islamabad

Ph: 051 226 1085, Fx: 051 226 2495; [www.thenetwork.org.pk](http://www.thenetwork.org.pk)